OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر:ایک شخصی وعلمی تعارف
Dr. Naseer Ahmad Nasir: Personal and Academic Introduction

Aftab khatoon

Lecturer, Islamic history, Govt girls' degree college gambat, Gambat/ Doctoral Candidate, Shalh latif university khairpur Mir, Sindh

Tahira Munawar

Admin Officer, Doctoral Candidate, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore

Prof. Dr. Muhammad Shahbaz Manj

Professor/Chairperson, Department of Islamic Studies University of Education, Lahore

Abstract

Dr. Naseer Ahmad Nasir: was a notable Islamic scholar and philosopher from Pakistan, born in 1916. He is Famous for using the term of Aesthetics. His book on biography of Muhammad, Paighambar e Azam O Aakhir, was one of the most important biographical works in Islam of recent times, and in 1978-it was selected as one of the best biographies of Muhammad by Rabita al-Alam al-Islami of the Muslim World League at Saudi Arabia. He also wrote numerous books on philosophy, aesthetics, and Islam. In 1977 he was appointed the Vice Chancellor of Islamia University, Bahawalpur. Dr. Naseer Ahmad Nasir's important contribution to philosophy was his research on Aesthetics and its foundations in Quran. This work eventually was published in a book Jamaliaat Quran e Hakeem Ki Roshani Mai (Aesthetics in the light of Quran). Dr. Naseer Ahmad Nasir has authored more than 20

CC BY

books. Thus, the only acceptable tafseer is that which adheres to the following sequence: tafseer of Quran by the Quran, then by the Sunnah, then by the sayings of the sahaabah, then by language, and finally by opinion, as long as it is based on the preceding four methods and does not contradict any of them. In this article we will introduce the personality of Dr. Naseer Ahmad Nasir, his biography, and his contributions towards Islamic literature. He Translated Quran and wrote Tafseer of quran in Three volumes which has unique style of writing a Tafseer as it contains Vocabulary of different Arabic Dictionaries. Used English terms and urdu and Arabic poetry while translating and interpretations of the Holy Quran. Purpose of writing this article is to introduce his unique styles of writing and his personality.

Key Words: Aesthetics, Biography, Jamaaliyaat, literature, Rabta al alam Al islami, Sunnah, Naseer Ahmad Nasir, Dictionaries, Muslim World League

تمہید

کسی بھی شخصیت کے خد و خال کو الفاظ میں نمایاں کرنا اور خیال و فکر کے آئینے میں اس کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ ایک فرد جس معاشرے میں زندگی بسر کرتا ہے وہ اسی معاشرے اور ماحول کا عکاس ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی فرد کی شخصیت کی تشکیل و تعمیر میں اس کے والدین، گھر کا ماحول، عزیز و اقربا، جائے پیدائش اور ارد گرد کے ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے، اس کے علاوہ اس کی شخصیت اس کی تہذیبی و معاشرتی اقدار کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص کی نفسیاتی اور کرداری تشکیل میں اساتذہ معلمین اور تدریسِ مدرسہ بھی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔ جدید سماجی اور نفسیاتی علوم کے ماہرین اس حقیقت سے اتفاق کرتے ہیں کہ انسان پر وراثت اور ماحول دونوں اثر انداز ہوتے ہیں لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ کسی فرد واحد پر زیادہ اثرات وراثت کے مرتب ہوتے ہیں یا ماحول کے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ظاہری اور باطنی مفہوم کو واضح کیا مگر جب آپ اس جہان فانی کو خیر باد کہہ گئے تو قرآنی مفاہیم کے لئے زبان و ادب پر دسترس رکھنے والے لوگوں کی ضرورت پیش آئی۔ علماء فقہا نے بیش بہا علوم و فنون کا اپنی اپنی بساط کے مطابق استنباط کیا۔ اور مخصوص مناہج و اصول مرتب کئے اور مفسرین نے مختلف انداز میں قرآن مجید کی تفاسیر تالیف کیں۔ تاریخ اسلام کے اوراق ان علماء و مفسریں کے اہم کارناموں سے مزیّن نظر آتے ہیں۔ میدان تفسیر میں ہمیں ابن جریر۔ ابن کثیر جیسے محدّث اور مورخ، تو کہیں ذمحشری اور ابو حیان جیسے ادبا اپنے جواہر علمی بکھیرتے نظر آتے ہیں کہیں رازی جیسے متکلم اور فلسفی الجھی ہوئی گتھیاں سلجھاتے رہے ہیں تو کہیں ابو بکر جصاص اور عبد اللہ قرطبی جیسے فقہا مسائل کی بند گرہیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیں عرض ہر طبقہ فکر سے منسلک علماء اس علم کے شعبہ میں گوہر نایاب تلاشتے نظر آتے ہیں۔ اس آرٹیکل کو لکھنے کا مقصد

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی شخصیت اور ان کی علمی ادبی کاوشوں سے روشناس کروانا ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، دور حاضر کے عظیم سکالر، فلسفی، ادیب اور ماہر جمالیات ہیں۔ آپ کی تصنیف "پیغمبر اعظم و آخر "عہد حاضر کی بہترین کتب سیرت میں سے ایک کتاب ہے جسے رابطہ الادب الاسلامی کی جانب سے بہترین کتاب کا ایوارڈ ملا۔ آپ کی دیگر کتب میں آخری تمنا آرزوئے حسن۔ فلسفہ توحید۔ روداد سفر حجاز۔ فلسفہ آخرت اہم کتب ہیں ان کے علاوہ قرآن کریم کا ترجمہ "حسن قرآن" کے نام سے دستیاب ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ چونکہ یہ جدید دور کے مصنف اور فلاسفر ہیں اس لیے ان کے اسلوب کو متعارف کروانا ضروری ہے۔ اس تحقیق میں طریقہ کار تجزیاتی اور بیانیہ ہو گا۔ قارین اس شخصیت کی علمی کاوشوں اور ان کے مناہج کو جان سکیں گے۔

شخصی تعارف

ان کا اصل نام نصیر احمد اور ناصر تخلص تھا۔ آپ 1916 میں موجودہ بھارت کے شہر امر تسر میں پیدا ہوئے متحدہ ہندوستان کی تقسیم ہونے پر آپ پاکستان ہجرت کر آئے اور لاہور میں مقیم ہو گئے آپ ایک مہذب تعلیم یافتہ اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے آپ کو بھی مذہب سے لگاؤ اور قرآنی تعلیمات کا مطالعہ کا شوق بچپن سے پیدا ہو گیا تھا آپ کے والد کا نام عبدالحکیم تھا۔ آپ کے والد متحدہ پنجاب کی جماعت کانگرس کے صدر کے عہدے پر فائز تھے اور آپ کے والد کے نام امر تسر شہر کے ایک محلہ کا نام بھی رکھا گیا آپ کے والد نہایت نیک سیرت تھے جس کا اثر آپ کی شخصیت پر بھی ہوا اس لیے آپ نے اپنی تمام زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال کر بسر کرنے کی کوشش کیاآپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت والد گرامی کی زیر نگرانی گھر میں ہوئی۔ آپ کو بچپن ہی سے قرآن مجید کے مطالعہ کرنے کا شوق تھا اور اپنے والد گرامی کے ساتھ رہتے ہوئے ہمیشہ ہندوؤں کے ساتھ مذہبیت کا اختلاف رکھتے تھے۔

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی تاریخ ولادت کے بارے میں سلیچ لکھتے ہیں [1]لکھتے ہیں۔

"ڈاکٹر نصیر احمد ناصر 1916ء کو ایک کشمیری گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق برطانوی ہند، پنجاب کے گاؤں امر تسر سے تھا"

تعلیم و تربیت

آپ نے باقاعدہ رسمی تعلیم کے حصول کے لیے ایم اے او ہائی سکول امر تسر میں داخلہ لیا اور میٹرک تک اسی سکول میں پڑھتے رہے میٹرک کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا آپ نے انٹر میڈیٹ اور گریجویشن کا امتحان ایم او کالج امر تسر سے نمایاں نمبروں سے پاس کیا اور اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور کا رخ کیا۔ 1945 میں ایم اے معاشیات کی ڈگری حاصل کی اور پھر 1967 میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ڈاکٹر اف لٹریچر ڈی لیٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ اپنی تحریر میں نکات کو ایسے ترتیب دیتے ہیں کہ قاری ان کی رائے سے اتفاق کرلیتا اور ان کے دلائل کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ناصر [2]لکھتے ہیں:

> "اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کی معرفت یا آگہی ہو تو انسان پر یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ وہ اس کا خالقِ احسن، رب رحمٰن اور الٰہ جمیل ہے، اور وہ خود اس کا جمالیاتی، تخلیقی شہکار، پروردہ و بندہ اور محتاج و سائل ہے، نیز اس کی زندگی کا مقصد اپنے الٰہ ناظور و ربِ عاشق کی عبادت کرنا ہے۔ قرآن حکیم کی رو سے عبادت کا مطلب اللہ وحدہٗ لاشریک سے سب سے زیادہ اور شدید ترین محبت یا عشق کرنا ہے۔ عشق الٰہی کا تقاضا ہے کہ انسان صرف اور تنہا اس کی حمد و تسبیح، ذکر و پرستش اور طاعت و بندگی کرے۔"

اساتذہ

آپ نے عربی اردو اور انگریزی زبانیں نیز قران حکیم اور احادیث نبویہ کی تفسیر و تشریح ترجمہ و تحقیق عروض و انشا پر دازی اور تصنیف و تالیف کے فنون جید علماء اور ماہرین کے زیر سایہ سیکھے۔ جن اساتذہ سے آپ نے علم پیاس بجھائی ان میں سٹینلے مارکیٹو ڈاکٹر تاثیر فیض احمد فیض مولانا ثنا اللہ امر تسری، مولانا معین الدین ندوی، مولانا محمد شفیع، مولانا ابو الکلام ازاد، حکیم سید محمد فاضل مشہدی، مولوی محمد عالم امر تسری، عبد اللہ منہاس اور حقیقی معلم اللہ کا زندہ کلام قران حکیم ہے۔ یہ حق الیقین ہے کہ انسان مخلص اور سچا تلمیز ہو تو قران مجید اس کا زندہ معلم اور مزکی بن جاتا ہے چنانچہ یہ قران نے حکیم کا فیضان اعجاز ہے کہ آپ نے جمالیات جیسا دقیق اور کم آشنا مضمون کسی شخص سے سیکھے بغیر اس میں ڈاکٹر اف لٹریچر کی ڈگری حاصل کی۔ جو ایک سب سے بڑا علمی اعزاز ہے۔

پیشہ وارانہ زندگی

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر ۱۹۴۵ میں ایم اے او کالج امر تسر میں معاشیات کے مضمون کے لیکچرار مقرر ہوئے، پھر ۱۹۴۶ سے ۱۹۴۸ کے اوائل تک نیشنل ہوم فرنٹ محکمہ تعلقاتِ، حکومت پنجاب میں پروونشل آرگنائزر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ پھر ۱۹۵۰ میں ریڈیو پاکستان میں پروگرام آرگنائزر اور اسسٹنٹ سٹیشن ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے اور ۱۹۶۰ تک ریڈیو پاکستان کے ساتھ منسلک رہے اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے سیکرٹری کے طور پر منسلک رہے۔ پھر ۱۹۷۶ میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر مقرر ہوئے اور ۱۹۷۹ تک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں وائس چانسلر رہے۔

علمی تعارف

قرآن کریم کی تفسیر پر مبنی آپ کی کتاب جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی تحریر فرمودہ تفسیر حُسن تفسیر کے نام سے موسوم ہے جو دنیائے اسلام میں شہرت کی حامل ہے۔ نیا اندازِ تفسیر ہے اس میں تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول کی پیروی کی گئی ہے اور یہ تفسیر بالرائے کی حدود میں آتی ہے۔ ضعیف تفسیری روایات سے احتراز کیا گیا ہے زبان و انداز نہایت عمدہ ہے قرآنی تشریحات میں جمالیاتی فلسفہ شامل کیا ہے الفاظ کے استعمال میں خوبصورتی ہے۔ نت نئی تراکیب استعمال کی گئی ہیں مفرد الفاظ کی تشریح مستند عربی لغات سے کی گئی ہے۔ اس تفسیر میں مستند روایات کے ذریعے ہی تفسیری احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ نصیر احمد ناصر نے جس علمی ماحول میں زندگی بسر کی اسی کے مرہون آپ کا تعلق علم و ادب اور خاص طور پر مذہب سے رہا۔ اپنی کتاب اسلامی ثقافت میں خود ناصر [3] لکھتے ہیں۔

> ''اسلام مادی و روحانی ہر لحاظ سے ایک عالمگیر تحریک ہے، اس لیے مسلمان ایک عالمگیر ملت ہیں اس تحریک کی بدولت انہوں نے تقریباً آٹھ سو برس تک اقوام عالم کی قیادت کی؛ انہوں نے علم وحکمت کے گمشدہ خزینوں کا سراغ لگایا اور ان کی ثروت میں بے اندازہ اضافہ کیا اور اقوام عالم کو ان سے روشناس کرایا اور انہیں علم و ادب سکھایا۔ علاوہ بر ایں ان میں جمالیاتی ذوق پیدا کیا، انہوں نے حریت واخوت، مساوات و تکریم انسانی اور حسنِ اخلاق و حسنِ ثقافت کی اہمیت کا احساس و شعور دلایا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے انہیں ان کے حقیقی الہٰ (معبود و مطلوب اور محبوب و مقصود) سے روشناس کرایا اور سینکڑوں باطل معبودوں سے نجات دلائی'۔ اقوام عالم کی شخصیت شرک وصنم پرستی کی وجہ سے پارہ پارہ ہو چکی تھی لہٰذا وہ نشوو ارتقاء کے قابل نہیں رہی تھی۔ مسلمانوں نے ان میں توحید کا شعور بیدار کیا۔''

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کو عربی، فارسی، اردو اور انگریزی پر دسترس تھی۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم اور احادیث طیبہ کی تفسیر و تشریح اور ترجمہ و تحقیق، علمِ عروض، انشا پردازی اور تالیف و تصنیف کے فنون مولانا ثنااللہ امرتسری، مولانا محمد شفیع اور مولانا معین الدین ندوی جیسے جید علماء و ماہرین سے با قائدہ سیکھے۔ ان کی تحریریں پڑھ کر زبان و بیان کی پیچیدگیوں میں الجھ کر قاری کو زبان کی مشکل پسندی کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے قرآن پاک کے الفاظ کی اپنے انداز میں تشریح بھی کی ہے اور بہت سے الفاظ کے نئے اور اچھوتے معنی بھی بیان کیے ہیں، ان کے مطابق سیئۃ عذاب النار ہے اور حسنہ قراۃ العین، یعنی ہر حسین شے ہے۔ جنت کے لیے بھی وہ قراۃ العین کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے مطابق لفظ 'سلطان' بھی قرآن کی ایک وسیع المعانی اصطلاح ہے۔ اس کا ایک معنی بشمول ٹیکنالوجی، علمی و سائنسی قوت ہے جس کے ذریعے انسان اس کائنات کی تسخیر کر سکتا ہے اور دور جدید میں اسی قوت کو استعمال میں لا کر انسان مظاہرِ قدرت کو تسخیر کر رہا ہے۔ مفسر کے مطابق لفظ 'سلطان' میں جوہری توانائی اور دور مار ہتھیاروں کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔

آپ کے شاگرد

آپ کے شاگرد بے شمار تھے لیکن کچھ شاگردوں کے نام قابل ذکر ہیں خواجہ محمد اسلم جانشین تحریک رحمت، کرنل عابد حسین عابد، خواجہ عبد الغفور تھے۔

دینی اور معاشرتی خدمات

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر ایک قلبِ حساس رکھنے والے انسان تھے۔ تدبر فی القرآن اور سیرت نبوی ﷺ نے ڈاکٹر موصوف کے دل کو غمِ انسانی سے معمور کر دیا۔ ان کی ایک امتیازی صفت ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسلامی عقائد، عبادات اور نظام زندگی کو پیش کیا ہے وہاں عقلی دلائل کے ساتھ مغربی نظریات، تحریکات اور فلسفے کا رد کیا ہے۔ حسن تفسیر نے ہر فتنے اور گمراہی کا پوری استدلالی قوت کے ساتھ توڑ کیا ہے اور بے مثال ناقدانہ تجزیہ و تحلیل کے ذریعے اس کا تار و پود بکھیرا ہے اس طرح حسن تفسیر عصر جدید کی نظریاتی اور فکری بنیادوں کے لیے ایک ایسا چیلنج بن گئی ہے جس کا کوئی مثبت جواب مغربی اور الحادی فلسفہ و فکر اور نام نہاد منطقی تعقل کے پاس نہیں ہے۔ حسنِ تفسیر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر جدید سائنسی نظریات سے بھی بخوبی واقف تھے اور عقلی و منطقی حوالے سے بھی ایک ذہنِ رسا رکھتے تھے۔ منطقی استدلال کے حوالے سے ایک جگہ ناصر[4] لکھتے ہیں:

> "جس طرح سورج کے نور کو اس کے ذریعے خارجی دنیا اور اس کی چیزوں کو وہی لوگ دیکھتے ہیں جن کی آنکھیں روشن ہوتی ہیں بعینہ قرآن مجید اور اس کے نور سے وہی اہلِ آرزو امن و سلامتی کی راہوں اور اپنی حقیقی منزل مقصود کی حسین و فطری شاہراہ کو دیکھتے ہیں جن کے قلب کی آنکھ روشن ہوتی ہے"۔

قرآن حکیم اللہ کی طرف سے ہدایت ہے اور قرآن اہل عقل و دانش سے مخاطب ہوتا ہے۔ اس میں غور و فکر کی دعوت بھی ہے اور عقلی دلائل کا بیان بھی ہے۔ جیسا کہ ناصر[5] لکھتے ہیں:

> "قرآن حکیم اگر اہل عقل و دانش کے لیے اپنے من جانب اللہ ہونے کی برہان قاطع ہے تو وہ اہلِ نظر کے لیے ایسی رہنما روشنی ہے جس میں وہ اپنے الٰہ و رب کا حسین و فطری راستہ (صراط مستقیم) صاف دیکھ سکتے ہیں۔ الغرض قرآن حکیم عقلیت پسندوں (Rationalists) کے لیے دلیل محکم ہے، بشرطیکہ ان میں حق کی طلب و جستجو ہو، نیز وہ ان تمام لوگوں کے لیے رہنما روشنی ہے جن کے قلب بینا ہوں۔"

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے عقلی اور منطقی دلائل سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے۔ انہوں نے مفلوک الحال اور بے کس ونادار لوگوں کے لیے اپنی زندگی کو وقف کرنے کا فیصلہ کیا اور رحمۃ للعلمین ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق تحریکِ رحمۃ للعلمینی کا آغاز کیا۔ اس تحریک کا منشور قرآن وسنت کے مطابق اسلامی معاشرے کی جدید خطوط پر تعمیرِ نو کرنا اور پاکستانی معاشرے میں قائم وفعال استحصالی اور سرطانی اداروں کا قلع قمع کرنا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریک آج بھی فعال ہے اور اس کا دفتر ڈیفینس میں واقع ہے۔

سیر وسیاحت

آپ نے پاکستان کے دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کی تاریخی اور جمالیاتی سیر کی۔ اساتذہ اہل علم وفن اور ادبی سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں کی۔ نیز ان ممالک کی معاشرتی مذہبی اور سیاسی زندگی کا بغور مطالعہ کیا۔ آپ کے علمی مشاغل میں تدبر فی القران، تفکر فی الا النفس و آفاق، ادیان عالم کا تقابلی مطالعہ، سرطانی اداروں کے خلاف جہاد، بالقران، قران کا جمالیاتی پہلو سے ترجمہ اور تفسیر نگاری شامل ہے۔

امتیازات

1۔ اُردو زبان میں جمالیات کا پہلا مفکّر، عالم اور مصنّف، نیز ڈاکٹر آف لٹریچر ہونے کا سہرہ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے سر ہے۔

2۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کا اعزاز ہے کہ وہ دُنیا بھر میں جمالیات کے پہلے ڈاکٹر آف لٹریچر ہیں۔

3۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کا یہ امتیاز ہے کہ انہوں نے ادرو زبان و ادب کی خدمت کرتے ہوئے، اُردو ادبیات میں جمالیات (Aesthetics) کے خالی گوشے کو عالمی معیار کی کلاسیکی تصانیف (تحقیقی و طبع زاد کُتب و رسائل اور مقالات) کے گلہائے رنگ سے معمور ومزیّن کیا۔

4۔ رابطۂ عالمِ اسلامی، مکّہ مکرمہ کے زیرِ اہتمام 1977ء میں منعقد ہونے والے سیرۃ النّبی ﷺ کے عالمی مقابلے میں ڈاکٹر نصیر احمد ناصر اپنی تالیف "پیغمبرِ اعظم و آخر ﷺ" پر گرانقدر انعام حاصل کرنے والے اُردو زبان اور پاکستان کے واحد سیرت نگار ہیں۔

5۔ پنجاب یونیورسٹی نے ان کی اوّلین کتاب جمالیات (قُرآنِ حکیم کی روشنی میں) کو 1958ء کی بہترین تصنیف قرار دے کر اوّل انعام دیا۔

6۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے زمانہ طالب علمی یعنی 1932ء میں مولانا حالی کی نیچرل شاعری پر کُل ہند مقابلے میں کلکتہ یونیورسٹی سے اوّل انعام حاصل کیا۔

7۔ ون یونٹ پر کُل پاکستان مقابلے میں بہترین مضمون لکھنے پر محکمہ تعلّقاتِ عامہ، پنجاب نے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی قابلیت کو سراہتے ہوئے اوّل انعام دیا۔

مطالعاتی سیر وسیاحت

برِّصغیر پاک وہند کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک اور سعودی عرب کے تاریخی و جمالیاتی مقامات، یونیورسٹیوں، علمی اداروں، کُتب خانوں اور ثقافتی مرکزوں کی مطالعاتی سیر کی۔ اساتذہ، اہلِ علم و فن اور ادبی و سیاسی شخصیّات سے مُلاقاتیں کیں، نیز ان ممالک کی معاشرتی، مذہبی، سیاسی، معاشی، ثقافتی اور اخلاقی زندگی کا مشاہدہ و مطالعہ بھی کیا۔

علمی مشاغل

تدبُّر فی القُرآن اور تفکُّر فی الانفُس و آفاق کرنا۔

ادیانِ عالم کا تقابلی مطالعہ کرنا۔
سرطانی اداروں کے خلاف جہاد بالقُرآن کرنا۔
قُرآن کا تفسیری ترجمہ کرنا اور تفسیر نگاری کرنا۔

تصانیف

مقدمۃ التفسیر میں الاصفہانی[6] لکھتے ہیں:

"علماء کی ایک جماعت نے اس تشدد سے کام لیا کہ انہوں نے خود قرآن کی تفسیر کرنے کی جرأت نہیں کی اور نہ دوسروں کو اس کی اجازت دی، ان کا قول ہے کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ قرآن کے کسی امر کی تفسیر کرے خواہ وہ عالم و ادیب ہو، دلائل کی معرفت کا ماہر ہو اور فقہ و نحو، اخبار اور آثار کا عارف ہو، اس لیے لازم ہے کہ فقط رسول ﷺ سے مروی احادیث پر انحصار کرے یا صحابہ کرامؓ کے آثار کو لازم پکڑے رہے، جنھوں نے نزولِ وحی کے مشاہدہ کی سعادت پائی، یا ان صحابہ کرامؓ سے روایت اخذ کرنے والے تابعینؒ کی مرویات کی پیروی کرے۔"

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے فلسفہ اور جمالیات پر متعدد کتابیں لکھیں۔ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ تفسیر حُسنِ تفسیر (3 جلدیں)

آپ نے تین جلدوں میں نہایت عمدہ اور منفرد اسلوب میں قرآن حکیم کی تفسیر لکھی۔اس میں جمالیات کا پہلو نمایاں تھا۔
ماہنامہ القلم میں ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے بارے میں نعیم[7] لکھتے ہیں:

"اسلام اور جمالیات ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کا خاص موضوع ہے۔انہوں نے اسلام اور بالخصوص قرآن میں جمالیات کو اپنی تحقیق کا خاص موضوع بنایا۔ان کی ایک اہم علمی کاوش "جمالیات۔ قرآن حکیم کی روشنی میں" کے نام سے شائع ہوئی۔ ان کی دیگر کتب میں آخری تمنا، آرزوئے حسن، فلسفۂ توحید، فلسفۂ حسن، حریفِ آدم، حسنِ انقلاب، اسلامی معاشرے کی تعمیرِ نو، اسلامی ثقافت، کتابِ زندگی، رودادِ سفر حجاز، قرآن و انسان، فلسفۂ رسالت، فلسفۂ آخرت، شیطان کا جمالیاتی فریب، سرگزشتِ فلسفہ، سوچ اور تاریخِ جمالیات شامل ہیں۔"

لفظ حسن کے بارے میں ناصر[8] لکھتے ہیں:

"حسن (مادہ، ح س ن) اہلِ عرب حسن ایسی شے کو کہتے ہیں جو طرب و مسرت یا حیرت انگیز جمالیاتی حظ 'AMAZING ASTHETIC PLEASURE' دے۔"

اضداد کا تلازمہ عبارت کے حسن میں اضافہ بھی کرتا ہے اور تفہیم کو آسان بھی کر دیتا ہے۔ حسنِ تفسیر میں ڈاکٹر موصوف نے مختلف اضداد کا استعمال کیا ہے جیسا کہ حَسَن کی ضد جہنم، محسن کی ضد ظالم، حسنہ کی ضد سیئہ، فجور کی ضد تقویٰ، ذکر کی ضد انثی، یسریٰ کی ضد عسریٰ، معروف کی ضد منکر، ظلمات کی ضد نور اور الحق کی ضد باطل۔ یہ تضادات حسنِ تفہیم و عبارت کی بہترین مثال ہیں۔ چوں کہ معانی و مفاہیم کی ترسیل ایک ایسا مشکل کام ہے جس کے لیے مکمل اطلاعات اور ابلاغ کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک کسی کو خود فہم اور ادراک نہ ہو وہ کسی بھی بات کے معانی و مفاہیم کی ترسیل مناسب ڈھنگ سے نہیں کر سکتا۔ حسنِ تفسیر کا امتیاز ہے کہ مصنف نے اپنے اس لغوی فارمولے کو بہت قابلیت سے خود بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں ناصر[9] لکھتے ہیں۔

"قرآن حکیم کا لغوی فارمولا: الف)ایجابی تصریحات، ب)اضدادی تفسیری تصریحات،؛ اضداد، اضدادی مترادفات، اضدادی، مترادفاتی تضادات، مترادفات، مترادفاتی اضداد، مترادفاتی، اضدادی تضادات، ایجابی تصریحات سے مراد قرآن کریم میں آنے والے ایسے مفردات، خواہ وہ الفاظ ہوں یا اصطلاحات کی لغوی تشریح ہے جن کی اضداد نہیں۔ مثلاً اللہ۔"

2۔ جمالیات (قرآنِ حکیم کی روشنی میں)

نیشنل بک فاؤنڈیشن، ایڈیشن 1976ء سے یہ کتاب پبلش ہوی۔ اس کتاب میں تمام سلسلہ موجودات، کائنات، انفس و آفاق، روح و مادہ، ذرہ سے کرہ اور کہکشاوں تک، حتی کہ ذرہ کا جدید منکشف شدہ باطن الوجود الیکٹرون پروٹون، نیوٹران اور حیاتیات کی ادنیٰ ترین خلیات ، نیز زمان و مکان، خیر و شر مادیات، خیر و شر، مادیات و مجردات، ناسوت اور لاہوت اور ان سب کے s ظاہری و باطنی سسٹم اور نظامات یہ سب کچھ چونکہ ایک ذات وحدہ لا شریک کے تخلیق و ڈیزائن کردہ کرشمہ ہائے قدرت اور منظم و استوار کردہ جلوہ گاہ ناز ہیں، اس لیئے ان سب میں حسن و جمال اور تناسب و اعتدال ہے۔ یہ کتاب در حقیقت مصنف کا مقالہ ہے جس پر پنجاب یونیورسٹی نے آپ کو "ڈی لٹ" (ڈاکٹر آف لٹریچر) کی ڈگری عطا کی، اور 1958ء کے سال کی بہترین علمی کتاب بھی یہ قرار پائی جس پر پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر موصوف کو اول انعام سے سرفراز کیا۔

3۔ شیطان کا جمالیاتی فریب

اس کتاب میں نصیر احمد ناصر کہتے ہیں

شیطان یار کیسے بنتا ہے اور یار نما دشمن کیا کرتا ہے؟؟؟

اور جو کوئی اللہ (رحمن) کی یاد سے غفلت کرے اللہ اس کے لئے ایک شیطان مسلط کر دیتے ہاور وہ اس کا ساتھی رفیق (یار) بن جاتا ہے اور وہ (شیطان) بے شک انہیں اللہ کے راستے سے (اس طرح جمالیاتی فریب دے) کر روکتا ہے کہ وہ (شیطان زدہ آدمی ذکر اللہ سے خالی دل والا) اپنے آپ کو سمجھتا ہے کہ وہ ہدایت یافتہ ہے۔ ہوتا گمراہ ہے۔ یہاں تک جب وہ (دونوں) ھمارے پاس آئیں گے تو وہ اپنے شیطان (رفیق) سے کہے گا اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی۔

4۔ پیغمبرِ اعظم و آخر ﷺ

صدارتی انعام یافتہ کتاب، جس میں معاشرتی مقاطعہ، ہجرت، تحریک اسلام، اسلامی معاشرے کی تشکیل، تحریری دستور کے بارے تفصیلا لکھا ہے۔ آپ نے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کو اور قرآن حکیم کے جمالیاتی پہلو کو دنیا کے سامنے ایک اچھوتے انداز میں پیش کیا۔ نبی ﷺ کی سیرت پر آپ نے "پیغمبر آخر و اعظم" کے نام سے ایک یگانہ روزگار تصنیف لکھی۔ آپ کی اس تصنیف کو 'رابطہ الادب الاسلامی' کی طرف سے بہترین کتاب کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔

5۔ حُسنِ قُرآن، (2 جلدیں)

6۔ رُودادِ سفر حجاز (داستانِ جذب و شوق)

7۔ آرزوئے حُسن

8۔ تاریخ جمالیات (2 جلدیں)

9۔ اقبال اور جمالیات

10۔ فلسفۂ حُسن

11۔ اسرارِ حُسن و عشق

12۔ سرگذشتِ فلسفہ (2 جلدیں)

13۔ اسلامی ثقافت

14۔ اسلامی معاشرے کی تعمیرِ نو

15۔ حُسنِ انقلاب

16۔ فلسفۂ توحید

17۔ فلسفۂ رسالت

18۔ فلسفۂ صلوٰۃ

19۔ فلسفۂ زکوٰۃ

20۔ فلسفۂ آخرت

21۔ کتابِ زندگی	22۔ طرب و کرب
23۔ آخری تمنّا	24۔ حریفِ آدم
25۔ سوچ	26 ۔ تاریخ اَندَلُس
27۔ تاریخ ہسپانیہ	28۔ تاریخ ترکیہ
29۔ ربِّ عاشق سے ہم کلامی (2 جلدیں)	30۔ حرفِ اوّل و آخر

ان کی تحریروں میں بہت سی انگریزی اصطلاحات اور الفاظ ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر ناصر[10] ایک جگہ لکھتے ہیں:

> ''عورت صنفِ جمیلہ ہے۔ یہ کشت ہے جس میں لذت و طمانیت کے پھول اگتے ہیں، اولاد اُگتی ہے اور دنیا آباد رہتی ہے۔ عورت معروضِ جنس (object of sex) بھی ہے اور معروضِ جمال (object of beauty) بھی۔ اسے صرف معروضِ جنس ہی سمجھنا حیوانیت کا خاصہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ رب رحمٰن نے انسان کو جمالیاتی حس (aesthethic sense) ودیعت کی ہے جس سے جمالیاتی ذوق (aesthetic taste) نشو نما پاتا ہے اور اس میں تنوع و اختلاف اور بو قلمونی و گونا گونی کی پیدائش ہوتی رہتی ہے۔ جمالیاتی ذوق ہی کی بدولت انسان جمال و جلال سے جمالیاتی حظ و مسرت (aestgetic pleasure and bliss) حاصل کرتا ہے۔ اللہ سبحانہُ وتعالیٰ کے گوناگوں اور زیادہ سے زیادہ جمالیاتی تخلیقی پیکروں سے جمالیاتی حظ و سرور حاصل کرنے کے لیے انسان کے جمالیاتی ذوق میں بھی تنوع کا ہونا ضروری ہے۔''

تحقیقی مقالات

آپ نے تقریباً 100 کے قریب مقالات لکھے۔

وفات

علم و ادب اور جہان جمالیات کی یہ نامور شخصیت 27 اپریل 1997 کو لاہور میں دل کا دورہ پڑنے سے اپنے حالق حقیقی سے جاملی۔ ان کا مرقد گلبرگ تھری، لاہور کے قبرستان میں ہے[11]۔

خلاصۂ بحث

جمالیات حسن اور فلسفے کا نام ہے۔ اس جمالیات کو نصیر احمد ناصر نے قرآن حکیم کی روشنی میں دیکھنے کی سعی کی ہے۔ آپ اردو زبان کے نامور شاعر، فلسفی، مورخ، پروفیسر، مفسر قرآن اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وایس چانسلر تھے۔ آپ کا شعبہ عمل نعت، غزل، جمالیات، اسلامی فلسفہ، سفر نامہ، تفسیر قرآن اور ترجمہ قرآن ہے۔ آپ کی تفسیر انفرادیت کی حامل ہے۔ کیونکہ یہ ایک جدید دور کی تفسیر ہے۔ اس میں نصیر احمد ناصر نے منفرد اسلوب اپنایا ہے۔ تفسیر لکھنا ایک ترتیب اور دانست کا کام ہے اس کام میں تشریح، تاویل، اور تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہر امر کو ایک خاص ترتیب کے تسبیح کے دانوں کی مانند پرو یا جاتا ہے، حسن تفسیر میں تمام تر امور بطریق احسن انجام دیے گئے ہیں۔ ایک دلچسپ اور انوکھا منہج جس میں عربی اور اردو اشعار، انگریزی اصطلاحات۔ نامور لغات سے قرآنی الفاظ کے مطالب، اور اللہ تعالی کی ہر نعمت میں جمالیات کا پہلو نمایاں ہے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے خیال میں قرآن حکیم کا لغوی فارمولا منفرد اور اہم ہے۔ ان کے خیال میں اس لغوی فارمولے کی بدولت قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اور معانی و مفاہیم اور قرآن کی اصطلاحات کو جاننے کے لیے یہ فارمولا بہت کارگر ہے جس کے ذریعے ہم قرآن کے تمام اسرار و رموز با آسانی جان سکتے ہیں۔ قاری اس کا مطالعہ کرتے کائنات کے حسن و جمال میں کھو جاتا ہے۔ اس کے دل میں عشق الٰہی پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر چیز میں خوبصورتی، حسن، جمال کا عنصر اس طرح نظر آتا

ہے کہ قاری کو دنیا میں خالق کی نعمتوں سے عشق ہو جاتا ہے۔ آپ کے کام میں خدا کے بنائے حسن و جمال اور عشق خدا کی خاصیت نظر آتی ہے مختلف فنون مثلاً قرأت، صرف و نحو، ضمائر کے مرجع کی تصریح، میراث، ادب، غرائب اور تاریخ و قصص وغیرہ میں بھی ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے جو مناسب وضاحت معلوم ہوئی، وہ بیان کر دیتے ہیں یا پھر کلام عرب سے یا جاہلی عربی شاعری سے استشہاد پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر چوں کہ ایک مصلح اور مبلغ کی حیثیت سے اپنا فریضہ ادا کرتے رہے، اس لیے ان کی تحریروں میں غور و فکر اور متانت و سنجیدگی کا عنصر اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ ان کی مصلحانہ باتیں ان کی شگفتگی اور ظرافت پر غالب آجاتی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی شخص کسی سلسلہ میں زیادہ فکر مند ہو توs ظرافت اس کے قریب بھی نہیں بھٹکتی۔ صداقت، اثر آفرینی اور درد و اثر اور صداقت ان کے طرزِ تحریر کا اہم حصہ ہیں، وہ کچھ بھی لکھتے ہیں تو ان کا بنیادی مقصد اثر آفرینی ہوتا ہے،۔ آپ کی شخصیت میں بلاشبہ ایک اچھے منتظم کے اوصاف کے علاوہ ایک مثبت سوچ، اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے والہانہ عشق کا جزبہ نظر آتا ہے۔ آپ اپنے اندر تشکر کے جزبات رکھتے تھے اور آپ کی مطالعہ کی جانے والی کتابوں کے بعد انسان کے اندر بھی عشق الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب منفی سوچ رکھنے والوں کے اندر ایک تغیر کا سبب بنتی ہیں۔ اور انسان کو رب کاینات کا شکر ادا کرنے کا طریقہ سکھاتی ہیں۔

مصادر و مراجع

[1] سلیچ، محمد منیر احمد، ڈاکٹر، (۲۰۰٦ء)، وفیات ناموران پاکستان، ص:۸۹۲۔

[2] ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، (۱۹۹۳ء)، حسن تفسیر، فیروز سنز، لاہور، ص:۲۱۵۔

[3] ناصر، نصیر احمد، (س۔ن)، اسلامی ثقافت، فیروز سنز، لاہور، ص:۷۔

[4] ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، (۱۹۹۳ء)، حسن تفسیر، فیروز سنز، لاہور، ص:۵۷۔

[5] ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، (۱۹۹۳ء)، حسن تفسیر، فیروز سنز، لاہور، ص:۹۱۔

[6] اصفہانی، امام راغب، (۱۹٦۳ء) مفردات القرآن، اردو پریس، لاہور، ص:۳۳۔

[7] نعیم، عاصم، (۲۰۱۱ء)، حسنِ تفسیر از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر میں ادبی و جمالیاتی رنگ مشمولہ القلم، ص:۲۔

[8] ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، (۱۹۹۳ء)، حسن تفسیر، فیروز سنز، لاہور، ص:۱۵۲۔

[9] ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، (۱۹۹۳ء)، حسن تفسیر، فیروز سنز، لاہور، ص:۵۳۔

[10] ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، (۱۹۹۳ء)، حسن تفسیر، فیروز سنز، لاہور، ص:۱۹، ۲۰، جلد: سوم۔

[11] ایم آر شاہد، لاہور میں مدفون مشاہیر (جلد اول)، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، جولائی 2007ء، ص29۔